بیاد مجلس شیخ الحدیث ضبط و ترتیب :- مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی مجلس میں

تبلیغ دعوت میں حکمت و جمال محفوظ رہے ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء - چند فضلائے حقانیہ نے جب رخصت ہوئے درخواست کی کہ ہمارا مقابلہ کمیونسٹوں سے ہے حضرت نصیحت فرمائیں تو ارشاد فرمایا، کہ آپ اب فاضل اور عالم بن گئے ہیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ آپ کے نیک کردار سے اسلام نیک نام ہو گا اور آپ کے بُرے کردار سے اسلام بدنام ہو گا۔ آپ کمیونسٹوں، دہریوں، مشرکین، مبتدعین کو بھی وعظ کریں، تو نصیحت اور خیر خواہی اور احسن طریقہ سے ان سے گفتگو کریں۔ تبلیغ میں حکمت عملی کو پیش نظر رکھیں۔ وعید اور عذاب کی باتیں بھی سنائیں۔ مگر کسی کو کافر، فاجر یا مشرک اور فاسق کہہ کر خطاب نہ کرنا۔ ورنہ لوگ مقابلہ کے لئے تُل جائیں گے۔ اپنے ماحول اور معاشرے میں رچی بسی رسومات و بدعات کو لوگ ایک تقریر یا فتویٰ اور ایک وعظ سے نہیں چھوڑتے۔ وعظ اور نصیحت میں جس قدر بھی ہو سکے سادہ اور بے تکلف گفتگو اختیار کریں جس میں حمایت غالب ہو۔ وعظ میں بے جا جلال مفید نہیں رہتا۔ بلکہ بعض حالات میں مضرت رساں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ مدنی کا انداز تدریس ۱ مئی ۸۲ء۔ فرمایا۔ حضرت الاستاذ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا انداز تدریس اگرچہ عالمانہ اور فاضلانہ تھا مگر آسان اور خوب تفصیل سے ہوا کرتا تھا ہر بات سادہ اور آسان پیرائے میں، غبی سے غبی طالب علم بھی آپ کے درس کو آسانی سے سمجھ لیتا تھا۔ مگر علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا بلیاویؒ کے تدریسی تقاریر پر خالص عالمانہ رنگ غالب تھا جس کو ذہین طلباء تو سمجھ سکتے تھے مگر سب کا سمجھنا آسان نہ تھا۔ مجھے شیخ مدنیؒ کا انداز تدریس بے حد پسند تھا۔ اس لئے میں نے ان ہی کی نقل کی کوشش کی ہے۔ اور ان ہی کے علوم و معارف کے ساتھ ساتھ ان ہی کے انداز تدریس کو بھی جوں کا توں باقی رکھنے اور محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔

ظاہر ٹھیک مگر باطن خراب ہے ۱۱ مئی ۱۹۸۲ء نوشہرہ سے علماء کا ایک وفد آیا۔ ایک نئی مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں حضرت شیخ سے نوشہرہ آنے کی درخواست کی۔

تو فرمایا۔ آپ حضرات کا حسن ظن ہے آپ کہتے ہیں کہ نوشہرہ چلیں اور مسجد کا افتتاح کریں۔ بظاہر آج صحت اچھی محسوس ہوتی ہے آپ کو بھی تندرست نظر آتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے۔ مگر مسجد کے افتتاح کے لئے تو ایسا شخص ہونا چاہیئے جو اس کا اہل بھی ہو۔ میرا ظاہر اگرچہ تندرست اور ٹھیک نظر آرہا ہے مگر باطن خراب ہے۔

منطق و فلسفہ کی اہمیت

۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء فرمایا۔ ہمارے اکابر نے درس نظامی میں جو علم منطق اور علم فلسفہ کی کتابوں کو بطور نصاب کے باقی رکھا ہے۔ اور پڑھاتے چلے آرہے ہیں وجہ یہ ہے کہ ان کے پڑھنے سے اجتہادی ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ سوال و جواب۔ اعتراض و اشکال۔ مقابلہ و مناظرہ اور اساتذہ کی طویل بحثیں۔ سوال درسوال اور جواب در جواب کا جو سلسلہ چلتا ہے تو طلبار کو تشحیذ اذہان حاصل ہوتی ہے۔ اور جو طلبا اس میں رغبت نہیں کرتے اور شوق سے نہیں پڑھتے ان کے علوم سطحی رہتے ہیں۔ ذکاوت کی تیزی اور علوم میں عمق حاصل نہیں ہوتا۔ مولانا رسول خان صاحب مرحوم ہمارے پاک و ہند کے اکابر علمار دیوبند کے استاذ ہو گذرے ہیں۔ ایک مرتبہ وفاق المدارس کا اجلاس تھا۔ میں بھی اجلاس کے سلسلہ میں لاہور گیا ہوا تھا۔ تو حضرت مرحوم کی خدمت میں بھی حاضری ہوئی۔ تو انہوں نے وفاق کے طرز عمل (کہ نصاب میں منطق و فلسفہ کی کتابوں کو اہمیت نہیں دی جارہی تھی) پر حد درجہ رنج و قلق کا اظہار کیا اور فرمایا۔ اس طرح علوم و معارف کی جڑیں کاٹ دی جائیں گے۔

تو میں نے عرض کی کہ الحمدللہ، دارالعلوم حقانیہ میں فلسفہ اور منطق کی ساری کتابیں بدستور پڑھائی جارہی ہیں۔ تو بے حد خوش ہوئے۔ اور مسرت کا اظہار کیا۔ غالباً حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تھا کہ اگر منطق اور فلسفہ کی کتب نصاب سے خارج کردی گئیں تو پھر امام رازی کی تفسیر سمجھنے اور سمجھانے والا کوئی بھی نہ ملے گا۔

ازالۂ آسیب کا ایک وظیفہ

۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء۔ ایک شخص نے اپنے کسی متعلق کی آسیب کی شکایت کی۔ فرمایا جب اس پر آسیب کے آثار ہوں اور جنات تکلیف پہنچائیں تو آسیب زدہ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں۔ شیطان اذان و اقامت سے بھاگتا ہے جب آپ یہ عمل کریں گے تو اللہ پاک اسے نجات عطا فرمائیں گے۔

تدریس میں تدریجی ارتقاء

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ فرمایا جب میں دارالعلوم دیوبند میں تھا اور ہمارے استاذ مولانا عبدالسمیع صاحب بیمار ہوئے تو ان کے زیر تدریس کتابیں مشکوٰۃ وغیرہ میرے حوالے کی گئیں اور یہ عزت مجھے بخشی کہ میں ان کی نیابت کروں، اور مشکوٰۃ پڑھاؤں۔

ایک روز مولانا عبدالسمیع صاحب نے مجھے بلایا۔ اور اپنے صاحب زادے (مولانا عبدالاحد) کے متعلق ارشاد فرمایا کہ :۔

عبدالاحد اگرچہ لائق اور ذہین ہے مگر اسے تدریس کا تجربہ نہیں ہے ۔ اس کو بڑی کتابیں ہرگز نہ دی جائیں ۔ اور نئے فارغ التحصیل کو ابتداء ہی سے بڑی کتابیں پڑھانا غلط اور خطرناک طریقہ ہے ۔ میری وصیت یاد رکھنا میرے بیٹے کو تدریجاً ترقی دی جائے اور اسے اولاً پڑھانے کے لئے ابتدائی درجات کی کتابیں دی جائیں جو بعد میں جب وہ ہر کتاب تین بار تدریس کرلے تب تدریجی ترقی دی جائے ۔ تین دفعہ پڑھانے سے مدرس کو کتاب اور فن سے اچھی خاصی مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور فن کے مبادی یاد رہتے ہیں ۔

افادات درس | ۱۱ جنوری ۱۹۸۲ء ۔ حقائق السنن شرح اردو جامع السنن للترمذی کی ترتیب و تدوین کا کام شروع ہے ۔ حضرت شیخ عصر کے بعد احقر سے روزانہ مسودہ سنتے ہیں ۔ ایک روز مسودہ سن کر فرمایا :۔

اگر اس تقریر ترمذی کو میری نسبت سے دیکھا جائے تو کچھ بھی نہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی نسبت سے بہت کچھ ہے اس تقریر کی ترتیب و اشاعت سے میرے اندر جو نقائص، عیوب اور کمزوریاں تھیں وہ بھی ظاہر ہو جائیں گی ۔ اللہ تعالیٰ سے ستاری کی درخواست ہے میں تو ہر وقت اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت الشیخ المدنی کے علوم و معارف کی صحیح نقل کی توفیق عطا فرمائے ۔ درس ترمذی میں میرا کچھ بھی نہیں جو حضرت شیخ مدنی سے سنا تھا کوشش کی کہ وہی محفوظ رہے ۔ اور درس میں ان ہی کے ملفوظات اور ان ہی کے لطائف نقل کرتا رہا ہوں ۔ میں تو صرف اپنے اساتذہ کے علوم کا ناقل ہوں ۔ فرمایا جب جوان تھا تندرستی تھی، صحت تھی اور کام بھی کرسکتا تھا ۔ اس وقت برخوردارم سمیع الحق اور آپ لوگوں نے ادھر توجہ نہ دی اب جب کہ ضعف و امراض کی وجہ سے نہ تو مطالعہ کے قابل رہا اور نہ بحث و تکرار کے ۔ تو آپ نے یہ کام شروع کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔

مولانا عجب نور صاحب | ۱۱ جنوری ۱۹۸۲ء ۔ فرمایا، مولانا عجب نور صاحب بڑے متقی اور نیک نفس انسان تھے ۔ جید عالم اور قدیم و جدید کے ماہر استاد تھے ہمارے دیوبند کی طالب علمی کے زمانہ میں ان کی علمی عظمتوں کا چرچا ہم سنا کرتے تھے ۔ اس زمانہ میں مولانا مراد آباد میں پڑھاتے تھے انہی دنوں جمعیت علماء اسلام کی ورکنگ کمیٹی کا مراد آباد کا اجلاس ہوا ۔ حضرت شیخ المدنی بھی تشریف لے گئے تھے اس موقع پر مجھے بھی وہاں جانے کا موقع ملا ۔ تو وہاں پر مولانا عجب نور سے پہلی ملاقات ہوئی تھی پھر جب مولانا معراج العلوم بنوں منتقل ہوئے پھر تو جب بھی اس راستہ سے گذر ہوتا، ضرور مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوتا ۔ مرحوم کو مجھ سے خصوصی شفقت تھی اور دارالعلوم حقانیہ کی ترقی و بقا اور استحکام کے لئے ہر وقت دعاگو رہتے تھے ۔ اللہ پاک ان کی قبر کو اپنی رحمتوں سے بھر دے ۔

باہمّت لوگ
عظیم کارنامے
پی ایم اے لانگ کورس
کے ذریعہ آرمی میں کمیشن حاصل کیجئے

۱۔ مندرجہ ذیل شرائطِ اہلیت پوری کرنے پر آرمی آپ کو پی ایم اے لانگ کورس (داخلہ اکتوبر ۸۴ء) کے ذریعہ کمیشن حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے:۔

الف۔ عمر:۔ (یکم اکتوبر ۱۹۸۴ء کو)

(۱) سویلین:۔ ۱۶ تا ۲۲ سال

(۲) سروس پرسونیل ۱۶ تا ۲۳ سال (صرف مسلح افواج کے)

(۳) عمر میں رعایت:۔ نیشنل سروس ٹریننگ (صرف مجاہد/جانباز فورس) میں گذاری ہوئی اصل مدت کے لیے دی جائے گی جس کے لیے ٹریننگ کی تکمیل کا سرٹیفیکیٹ پیش کرنا ہوگا۔

ب۔ ازدواجی حیثیت:۔ غیر شادی شدہ (تاہم ۲۰ سال سے زائد عمر کے مسلح افواج کے سروس پرسونیل شادی شدہ ہونے کی صورت میں بھی اہل ہوں گے)۔

ج۔ کم از کم تعلیمی قابلیت:۔ انٹرمیڈیٹ یا مساوی۔

نوٹ: وہ طلباء بھی درخواست دینے کے اہل ہیں جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہو یا دے رہے ہوں۔ تاہم انہیں آئی ایس ایس بی کے روبرو پیش نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ مطلوبہ تعلیمی معیار حاصل نہ کر سکیں اور اپنے امتحان کے نتائج سے پی اے ڈائرکٹوریٹ پی اے ۳ (اے) جی ایچ کیو، راولپنڈی کو بروقت مطلع نہ کریں تو ان کی درخواست منسوخ کر دی جائے گی۔

۲۔ تربیت کی مدت:۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں دو سال، کورس کی کامیابی سے تکمیل پر کیڈٹس کو پی ایم اے میں ان کی کارکردگی کی بنیاد پر بی اے/بی ایس سی کی ڈگری دی جاتی ہے۔

۳۔ شہریت:۔ لازمی طور پر پاکستان کے شہری ہوں۔ آزاد کشمیر کے باشندے اور اسٹیٹ سبجیکٹ کلاس I بھی اہل ہوں گے۔ (تاہم انہیں پشتینی سرٹیفیکیٹ پیش کرنا ہوگا)۔

۴۔ نااہلیت:۔

الف: وہ امیدوار جنہیں آئی ایس ایس بی/سینٹرل سلیکشن بورڈ نے دو مرتبہ اسکرین آؤٹ یا نامنظور کیا ہو۔

ب: وہ امیدوار جنہیں آرمڈ فورسز اپیل میڈیکل بورڈ نے طبی طور پر غیر موزوں قرار دیا ہو۔

ج: وہ امیدوار جنہیں عام میڈیکل بورڈ نے طبی طور پر مستقلاً غیر موزوں قرار دیا ہو تاوقتیکہ اپیل میڈیکل بورڈ انہیں فٹ قرار نہ دے دے۔

د: وہ امیدوار جو آرمی، نیوی یا ایئر فورس ٹریننگ اکیڈمی/اسٹیبلشمنٹ سے مستعفی ہوتے یا واپس بلائے گئے یا گورنمنٹ سروس/آرمڈ فورسز سے ہٹائے/نکالے/برخاست کیے گئے۔ (تاہم وہ کیڈٹس اہل ہوں گے جنہیں ایئر فورس اکیڈمی سے صرف میلان پرواز کی کمی کے باعث واپس بلا لیا گیا ہو)

۵۔ ابتدائی انتخاب:۔

الف: اہل امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء سے ۱۰ جون ۱۹۸۴ء کے دوران کسی بھی کام کے دن مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر پر ابتدائی انتخاب کے لیے ذاتی طور پر پیش ہوں:۔

(۱) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر پشاور ملٹری ۳۹۲

(۲) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر راولپنڈی جی ایچ کیو ۳۴۱۳

(۳) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر لاہور ملٹری ۸۰۳

(۴) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر ملتان ملٹری ۳۵۰

(۵) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر حیدر آباد ملٹری ۳۶۵

(۶) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر کراچی سول ۵۱۵۹۲۶

(۷) آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹر کوئٹہ ملٹری ۲۳۵۳

ب: شمالی علاقوں سے جونیئر کیڈٹ اور پی ایم اے لانگ کورس کے لئے امیدواروں کا ابتدائی انتخاب مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق گلگت اور اسکردو میں ہوگا:۔

(۱) گورنمنٹ کالج، گلگت ۹ مئی ۱۹۸۴ء تا ۱۳ مئی ۱۹۸۴ء

(۲) گورنمنٹ کالج، اسکردو ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء تا ۱۷ مئی ۱۹۸۴ء

ج۔ درخواست فارم آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹرز پر فراہم کیے جائیں گے۔

۶۔ ابتدائی انتخاب سے مستثنیٰ:۔

جو افراد پچھلے کسی پی ایم اے لانگ کورس کے امیدوار کی حیثیت سے آئی ایس ایس بی کے امتحانات دے چکے ہوں انہیں آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹرز کے روبرو ابتدائی انتخاب کے لئے دوبارہ پیش ہونے کی ضرورت نہ ہوگی بشرطیکہ ان کے پاس اس امر کا تحریری ثبوت موجود ہو کہ آئی ایس ایس بی نے انہیں نان رکمنڈیڈ قرار دیا ہے۔

حتمی انتخاب:۔

الف۔ اے ایس آر سی کے منظور کردہ امیدواروں کی ایک میرٹ لسٹ ان کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں حاصل شدہ مارکس کی بنیاد پر تیار کی جائے گی۔ اس موقع پر نامنتخب قرار پانے والوں کو جی ایچ کیو کی طرف سے مطلع کر دیا جائے گا۔

ب۔ منتخب امیدواروں کا ملٹری ہسپتالوں میں ایک طبی بورڈ معائنہ کرے گا۔

ج۔ طبی طور پر موزوں قرار دیئے جانے والے امیدواروں کا آئی ایس ایس بی میں ٹیسٹ/انٹرویو لیا جائے گا۔

د۔ کورس میں شمولیت کے لیے حتمی انتخاب جی ایچ کیو میں کیا جائے گا۔

نوٹ:۔

۱۔ ابتدائی انتخاب کے لیے پیش ہوتے وقت مندرجہ ذیل دستاویزات اپنے ہمراہ لانا نہ بھولیں۔

الف۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے اصل تعلیمی سرٹیفیکیٹ۔

ب۔ نیشنل سروس ٹریننگ (صرف مجاہد/جانباز فورس) کا ڈسچارج سرٹیفیکیٹ جس میں اطلاق ہونے کی صورت میں ٹریننگ کی مدت درج ہو۔

ج۔ چار عدد پاسپورٹ سائز فوٹو جو کسی کلاس I گزیٹڈ افسر سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں۔ ایک تصویر پر سامنے کی طرف اور باقی تصویروں پر پیچھے تصدیق کی گئی ہو۔

د۔ پرنسپل/کلاس I گزیٹڈ افسر کا جاری کردہ کیریکٹر سرٹیفیکیٹ۔

ہ۔ پشتینی سرٹیفیکیٹ (ان امیدواروں کی صورت میں جو آزاد کشمیر کے باشندے اور اسٹیٹ سبجیکٹ کلاس I ہوں)

و۔ شہریت کا سرٹیفیکیٹ اگر ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء کے بعد پاکستان ہجرت کی ہو۔

ز۔ ہر تعلیمی سرٹیفیکیٹ کی دو عدد فوٹو کاپیاں جو پرنسپل/کلاس I گزیٹڈ افسر سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں۔

۲۔ سروِنگ پرسونیل سرکاری طریقہ پر آرمی سلیکشن اینڈ ریکروٹمنٹ سینٹرز سے رابطہ قائم کریں۔

بے لوث خدمت
بے خوف قیادت

PID(ISLAMABAD) 8288